افضل حق قریشی*

سراج الاخبار

(قسط سوم)

وفیات

وفات حسرت آیات

۳۰ مارچ ۱۸۸۵ء

کمال تاسف اور ہزار افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مولانا مخدومنا فاضل اجل عالم بے بدل مفتی کامل فقیہہ اکمل حضرت حافظ محمد نورالدین صاحب ساکن چکوڑی ضلع گجرات ۲۵ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ کو پنجشنبہ کے روز اس دار فانی سے عالم بقا کو نہضت فرما ہوکر دارالخلد میں رونق افروز ہوئے۔ میرے دوست مولوی محمد دین صاحب قریشی مدرس مشن سکول گجرات نے مندرجہ ذیل قطعہ تاریخ وفات تصنیف فرمایا ہے:

آں نور دین و دنیا حافظ کلام حق
از دیر بے ثبات چو بر بست رخت خویش
بنہاد بہر سال بعالم چہ یادگار
بین (مفروق / کارہائے نیک) (مفروق منہ / ز رخت حیات خویش)

راقم نور احمد مدرس مشن سکول گجرات

۲ نومبر ۱۸۸۵ء

پشاور میں مشہور عالم میاں غلام جیلانی صاحب نے حال میں ۱۸ [۸۱ ؟] برس کی عمر میں انتقال کیا۔ جنازہ کے ساتھ چالیس ہزار آدمی شامل تھے۔

۱۰ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم ہندوستان کے ان اخبارات کو بڑے افسوس سے پڑھتے ہیں کہ جن میں ایک ایسے فاضل کی وفات درج ہے، کہ جس کی نظیر آج ہندوستان کیا، بلکہ تمام دنیا

---

* شعبہ صحافت، پنجاب یونیورسٹی (نیو کیمپس) لاہور

پر نہیں مل سکتی ، یعنی جناب ابوالحسنات مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی ۲۷ دسمبر روز دو شنبہ کی رات کو بعارضہ صرع یکایک راہگرائے عالم جاودانی ہوگئے ... کہتے ہیں کہ آپ کے جنازہ پر تخمیناً سات آٹھ ہزار آدمی جمع ہوئے تھے ، .. اگرچہ آپ کی عمر چالیس سال سے زیادہ نہ تھی ، مگر خداداد لیاقت ، ذہانت کی وہ حالت کہ ستر سے زیادہ کتب و رسائل اور حواشی آپ کی تصنیفات سے موجود ہیں ... آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ... گویا مولانا بحرالعلوم کے خاندان کا آپ کے انتقال پر خاتمہ ہوگیا ۔

۲۱ فروری ۱۸۸۷ء

مولوی فیض الحسن صاحب پروفیسر عربی اوریئنٹل کالج لاہور ۶ فروری کی صبح کو لاہور میں راہگرائے عالم جاودانی ہوئے اور اسی روز اس کی نعش سہارنپور کو روانہ کر دی گئی ۔

۲۵ جولائی ۱۸۸۷ء

منشی دلیا رام صاحب مالک مطبع خیر خواہ عام گجرات جو بعارضہ تپ ڈیڑھ سال سے مبتلا تھے ، ۲۱ جولائی کو بوقت ۶ بجے دن کے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ۔

۱۰۲ ستمبر ۱۸۸۷ء

میاں گل فرزند اخوند سوات یکم ستمبر کو مقام ملازئی میں ہیضے سے مر گئے ۔ یہ سرکار کے بڑے خیرخواہ تھے ۔ گو سرکار سے ان کو کچھ وظیفہ نہ ملتا تھا ، البتہ امیر کابل کچھ دیا کرتا تھا ۔

۱۹ مارچ ۱۸۸۸ء

ضلع جہلم کی تحصیل چکوال میں پچھلے ہفتے دو ایسے عالم اجل فاضل اکمل رحلت گرائے عالم جاودانی ہوئے جن کا صفحۂ ہستی سے چلا جانا اہل ملک کی کم نصیبی کا باعث خیال کیا جاتا ہے ۔ ایک چیف قاضی احمد نور صاحب ساکن ڈہاب جو ۹ مارچ یوم جمعہ کو فوت ہوئے ، جن کی تاریخ وفات ۱۳۰۵ قبۂ شرع مفتی اللہ (۱۳۰۵) ہے ۔ دوسرے مولوی غلام حسین صاحب ساکن چکوال جنھوں نے ۱۱ مارچ کو انتقال فرمایا ۔

۲ جولائی ۱۸۸۸ء

دہلی کے مولوی محمد شاہ صاحب جو حنفی المذہب ، بڑے متشرع عالم فاضل تھے ، ۲۸ رمضان یوم جمعہ کو راہی خلد بریں ہوئے ۔

۲۶ نومبر ۱۸۸۸ء

افسوس مولوی دین محمد صاحب ایڈیٹر پٹیالہ اخبار نے ۱۰ نومبر ۳۵ سال کی

عمر میں بعارضہ تپ دق وفات پائی ۔

۱۰ دسمبر ۱۸۸۸ء

تاریخ وفات

مفتی غلام محی الدین ساکن میانی ضلع شاہ پور ، مولوی غلام محی الدین ساکن طور ضلع جہلم من نتائج طبع مولوی غلام غوث صاحب ابن فاضل اجل مولوی محمد عالم صاحب رئیس کھوڑی ضلع گجرات ۔

بغوث رفت اشارت ز حضرت ہاتف
بپاک دوحہ بالا غلام محی الدین ۱۳۰۶

۱۳ جنوری ۱۸۹۰ء

ملا عثمان نے جو سوات ، باجوڑ ، . . . اور ہزارہ کے ملاؤں کے سردار تھے ، ۱۸ دسمبر کو شہزادگی میں قضا کی ۔ ان کے جنازہ کے ساتھ دس ہزار سے زیادہ آدمی تھے ۔ غالباً ان کا جانشین مقرر کرنے کے لیے عنقریب باجوڑ میں ملاؤں کا ایک جلسہ ہوگا ۔

۱۰ مارچ ۱۸۹۰ء

تاریخ وفات

شاعر نامور سید فضل شاہ صاحب نواں کوٹ علاقہ لاہور من نتائج طبع میاں ملک صاحب ٹھیکہ دار ساکن جہلم ۔

حسرتا وا حسرتا در ابر رفتہ آفتاب
فضل شاہ اسمش بدان ہم شاعر شیریں خطاب
چون ز ہاتف عام تاریخش بجستم در الم
فضل شاہ کامل آمد سال ترحیلش جواب ۱۳۰۷

۲۹ مئی ۱۸۹۰ء

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ یادگار خاندان تیموریہ مرزا محمد سلیمان جاہ بہادر شہزادہ دہلی نے ۱۱ مئی ۱۸۹۰ء یوم یکشنبہ کو رحلت فرمائی ۔ جن کے جنازہ کے ساتھ مسلمان اور ہنود کی بڑی بھیڑ بھاڑ تھی ۔ جنازہ کی نماز جامع مسجد میں بعد نماز عصر پڑھی گئی ۔ عمر آپ کی ۴۴ سال ۸ ماہ کی تھی ۔

۱۶ جون ۱۸۹۰ء

دہلی کے مشہور خوش نویس مولوی سلیم الدین خان صاحب شاگرد میر پنجہ کش نے انتقال کیا اور ان کی رحلت سے خوش نویسی کا بھی خاتمہ ہوا ۔

۲۱ جولائی ۱۸۹۰ء

افسوس مولوی عبدالقادر صاحب جوہگلی کے عالم باعمل اور نہایت باخدا شخص تھے ، ۲۸ جون کو اس دار ناپائیدار سے عازم دارالقرار ہوئے ۔

۸ ستمبر ۱۸۹۰ء

منشی ہرسکھ رائے صاحب کا انتقال پر ملال

ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود
آنکہ پائندہ و باقی است خدا خواہد بود

اس ہفتہ اخباری دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کوئی افسوس ناک اور پر ملال واقعہ ظہور میں نہ آیا ہوگا کہ جناب منشی ہرسکھ رائے صاحب مالک مطبع و اخبار کوہ نور لاہور ۲ ستمبر ۱۸۹۰ء کو پونے دس بجے صبح کے بعارضہ طحال ۶۷ برس کی عمر میں راہگرائے عالم جاودانی ہوئے ۔ جنازہ آپ کا بڑی دھوم دھام سے اٹھایا گیا ۔ اہل ہنود اور اہل اسلام کثرت سے ہمراہ تھے ۔ آپ صوبہ پنجاب کے اہل مطابع کے سرتاج اور فخر تھے ۔ آپ ہی نے سب سے پہلے پہل پنجاب بلکہ ہندوستان میں لیتھوگراف پریس قائم کیا اور اردو زبان میں اخبار نکالا ۔ چنانچہ اس لحاظ سے آپ کے اخبار اور مطبع کو اخبارات و مطابع کا بابا آدم کہا جاتا ہے ۔

۶ اکتوبر ۱۸۹۰ء

افسوس لاہور کے مشہور شاعر و مصنف مفتی غلام سرور صاحب جو حج کو گئے ہوئے تھے ، بعد حج کے مدینہ منورہ کو جاتے ہوئے مدینہ منورہ سے تین منزل ورے بمرض اسہال فوت ہوگئے ۔ جن کا جنازہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے پڑھایا ۔ اگرچہ مفتی صاحب کی وصیت تھی کہ میری لاش کو مدینہ شریف میں لے جا کر دفن کرنا مگر سڑ جانے کے خوف سے اہل قافلہ نے انکار کیا اور وہیں راستہ میں مقام بدر کے قریب دفن کیے گئے ۔

۸ دسمبر ۱۸۹۰ء

انتقال پر ملال

بڑے افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ جناب فاضل اجل عالم اکمل مولوی غلام

غوث صاحب خاف الرشید جناب مولوی الکل مولانا مولوی محمد عالم رئیس کھوڑی ضلع گجرات نے ۲۶ نومبر ۱۸۹۰ء یوم چار شنبہ کو بعارضہ تپ انتقال فرمایا ۔

۱۵ دسمبر ۱۸۹۰ء

انتقال پر ملال

ہم کو اس خبر کے سننے سے نہایت افسوس ہوا ہے کہ سر دفتر مناظرین ، عالم اجل و فاضل اکمل مولوی نور حسین صاحب ساکن سگری ضلع راولپنڈی، جو چند سال جہلم میں بھی رہے تھے ، بعارضہ تپ اپنے وطن میں راہگرائے عالم جاودانی ہوئے جن کی وفات سے راولپنڈی کے ضلع بھر میں افسوس ہو رہا ہے ۔ آپ صرف ایک نابالغ لڑکا چھوڑ گئے ہیں ۔

۶ فروری ۱۸۹۳ء

بشندور ضلع جہلم ۔ قاضی نجم الدین ساکن ہروڑہ جو بڑے عالم فاضل زاہد متقی تھے ، تخمیناً ۱۳۵ سال کی عمر میں راہگرائے عالم جاودانی ہوئے ۔ باوجود اس قدر دراز عمر کے شنوائی اور بصارت میں کسی طرح کا فتور نہ آیا تھا ۔ باقی اعضا بھی جوانوں کی طرح صحیح سالم تھے ۔ آپ ایک چشمۂ فیض تھے ۔ ہزاروں خدا کے بندے آپ کی صحبت با برکت سے فیض یاب ہوتے تھے ۔

۲۷ مارچ ۱۸۹۳ء

سید کرم شاہ ساکن میانی سیداں خلیفہ شاہ صاحب جلال پوری جو بڑے اہل اللہ اور پرلے درجے کے متقی تھے ، راہگرائے عالم جاودانی ہوئے ، تخمیناً ڈیڑھ ہزار آدمی جنازہ پر حاضر ہوئے ۔

۲۴ اپریل ۱۸۹۳ء

شیخ محمد شاہ صاحب خلف حضرت مخدوم بہاول بخش صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ بہاء الحق ملتانی نے ۲۹ مارچ کو قضا کی ۔

یکم مئی ۱۸۹۳ء

سرحد سوات سے خبر آئی ہے کہ میاں گل اخوند سوات بعارضہ بخار راہگرائے عالم جاودانی ہوئے ۔

۱۷ جولائی ۱۸۹۳ء

نواب عبداللطیف خان صاحب ۱۰ جولائی کو کلکتہ میں جان بحق تسلیم ہوئے ۔

۴ ستمبر ۱۸۹۳ء

ہم کو اس واقعہ جانکاہ کے سننے سے سخت تر افسوس ہے کہ عارف باللہ

بقیہ اولیاء اللہ ، عین الفیوض جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب ساکن ٹرپئی بٹالہ ضلع گورداسپور عالم فانی سے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔ مولانا صاحب فضل و کمال تھے ۔ تمام عمر ریاضات و مجاہدات و ارشاد مسترشدین میں بسر کی ۔ حنفی المذہب تھے ۔ ان کی عمدہ تضانیف سے ایک صمصام احمدی ہے ۔

۲۰ نومبر ۱۸۹۳ء

وفات حسرت آیات

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ضلع گجرات کے مشہور فاضل فقیہ کامل جناب مولانا مولوی محمد عالم صاحب رئیس کھوڑی ۱۱ نومبر ۱۸۹۳ء کو بوقت نیم شب رہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو غریق لجۂ بحر رحمت کرے اور آپ کے خلف الرشیدان مولوی غلام جیلانی صاحب ابوالدرجات اور مولوی عبدالمالک صاحب ابوالبرکات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

یکم جنوری ۱۸۹۴ء

افسوس ۲۴ دسمبر کو ۲ بجے رات جناب مولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب مجددی حنفی مصنف انتصارالحق بعارضہ تپ لرزہ رام پور میں رہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ آپ بڑے عالم باعمل اور درویش کامل تھے ۔

۵ فروری ۱۸۹۴ء

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ دہلی میں ۲۷ جنوری کو سرسید احمد خاں کے بڑے صاحبزادے مسٹر محمد حامد خاں صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے صبح کے وقت انتقال فرمایا ۔

۱۲ فروری ۱۸۹۴ء

قصبہ بشندور ضلع جہلم - ۱۲ جنوری کو جمعہ کے روز جناب صاحبزادہ غلام شاہ صاحب سجادہ نشین مسند حضرت دیوان حاجی عبداللہ صاحب کا انتقال ہوا - انتقال کیا بلکہ آفتاب پنجاب غروب ہوگیا ۔ چونکہ اس دن صندوق کا تیار کرنا اور اسباب ضروری مہیا کرنا اور دور دور کے معتقدوں کا پہنچنا غیر ممکن اور محال تھا ، اس واسطے دوسرے دن بوقت ظہر آپ کا جنازہ بڑی شان و شوکت سے نکالا گیا ۔

۳ ستمبر ۱۸۹۴ء

انتقال

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مولوی محمد امان اللہ صاحب برادر حقیقی جناب مولوی شیخ عبداللہ صاحب رئیس چک عمر ضلع گجرات ۳۱ اگست کو جمعہ کے روز

صبح صادق کے وقت رہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ مرحوم و مغفور علوم عربیہ، ادبیہ تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ میں اول درجہ کے ماہر تھے۔

۱۰ ستمبر ۱۸۹۴ء

افسوس لاہور کے مشہور تاجر کتب میاں چراغ الدین ۵ ستمبر کو فوت ہوگئے۔

۱۴ جنوری ۱۸۹۵ء

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ خلیفہ محمد حسن صاحب وزیراعظم ریاست پٹیالہ نے ۱۰ جنوری یوم پنجشنبہ کو ۱۲ بجے کے بعد دنیائے فانی سے انتقال کیا۔

۲۵ فروری ۱۸۹۵ء

لکھنئو کے مشہور منشی نولکشور صاحب سی-آئی-ای افسوس ۱۹ فروری کی صبح کو یکایک فوت ہوگئے۔ کوئی بیٹا ان کا نہیں ہے۔ آپ کی لاش بذریعہ سپیشل ٹرین لکھنئو سے کانپور میں لا کر جلائی گئی ہے۔ اپ نے بیس لاکھ سے زیادہ کی جائداد چھوڑی ہے۔ آپ کے کارخانہ کو بابو پراگ نرائن صاحب بھرگوا جو منشی صاحب کے متبنیٰ بیٹے ہیں، بڑی لیاقت سے چلا رہے ہیں۔

۲۲ اپریل ۱۸۹۵ء

وفات حسرت آیات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ضلع جہلم کے فاضل اجل استاذ الکل جناب مولانا نور احمد صاحب کھائی والہ ایک سو سال سے زیادہ کی عمر میں ۱۹ اپریل یوم جمعہ کو ۲ بجے دوپہر کے رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اور دوسرے دن دفن کیے گئے۔ جنازہ پر چھ سات سو آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ تھی۔ بہت لوگ دور دور سے آئے تھے۔

۳ جون ۱۸۹۵ء

۲۴ مئی ۱۸۹۵ء کو مولانا عشق پیچہ صاحب نامی گرامی شاعر کا انتقال پرملال ہوا۔

۲۴ جون ۱۸۹۵ء

حیدر آباد سے افسوس ناک خبر آئی کہ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی صاحب وزیر مال حیدر آباد جو ڈاکٹر لاری صاحب کی ہدایت کے خلاف بیماری کی حالت میں بمبئی چلے گئے تھے، ۱۵ ماہ حال کو راہی ملک بقا ہوئے۔ صاحب موصوف کی وفات سے ریاست حیدر آباد کو نہ صرف ایک لائق اور منتظم افسر کی جدائی کا قلق ہے، بلکہ کل ملک ہند کو ایک عالم بے بدل اور فاضل اجل کے چھن جانے کا تاسف ہے جس کا نظیر ہندوستان مشکل سے پیدا کر سکے گا۔

۲۹ جولائی ۱۸۹۵ء

افسوس لاہور کے فاضل اجل مولوی نور احمد صاحب امام مسجد کلاں واقعہ انار کلی اس ہفتہ رہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ جن کے جنازہ پر تقریباً تین ہزار آدمی کا ہجوم تھا۔

۷ اکتوبر ۱۸۹۵ء

افسوس ہے کہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی نے ۱۳ ستمبر کو بروز جمعہ انتقال فرمایا۔ آپ کی عمر ۱۰۷ سال کی تھی۔

۱۸ نومبر ۱۸۹۵ء

لاہور کی مشہور مسجد وزیر خاں کے امام مولوی حافظ محمد صاحب نے ۲ نومبر کو قضا کی۔ ۳ نومبر کو دفن کیے گئے۔ قریب تین ہزار آدمی کے جنازہ میں شریک تھے۔

۲۳ دسمبر ۱۸۹۵ء

افسوس منشی جگت نرائن صاحب خلف منشی ہرسکھ رائے صاحب مالک اخبار کوہ نور ۱۸ دسمبر ۱۸۹۵ء کو انتقال کر گئے۔ منشی صاحب نوجوان تھے مگر شراب نوشی کی وجہ سے طبیعت بہت کمزور ہوگئی تھی اور اکثر علیل رہتے تھے۔ اب صرف تین دن کے بخار نے ان کا کام تمام کر دیا۔ سنا ہے کوئی اولاد نرینہ نہیں چھوڑی۔ صرف دو لڑکیاں ہیں، جن میں سے ایک کی شادی کر چکے تھے اور ایک ابھی خورد سال ہے۔ مرحوم نے اپنے والد کے بعد اخبار کوہ نور کی نشانی ملک میں قائم رکھی تھی مگر اب افسوس ہے کوہ نور کا خاتمہ دکھائی دیتا ہے۔

۱۸ جولائی ۱۸۹۸ء

افسوس پادری رجب علی پنجاب کے مشہور اخبار نویس، انشا پرداز اور مصنف ۲۸ جون کو بمبئی میں رحلت کر گئے۔

۷ نومبر ۱۸۹۸ء

افسوس حافظ عمر دراز صاحب فائض ایڈیٹر آفتاب پنجاب لاہور نے ۲۴ اکتوبر کو ۵ ½ بجے دن کے انتقال فرمایا۔

۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ اخبار مارننگ پوسٹ کے ایڈیٹر نے کسی وجہ سے دہلی میں خودکشی کر لی۔

۲۸ نومبر ۱۸۹۸ء

وفات حسرت آیات

لاہور سے نہایت ہی افسوس ناک اور جانکاہ خبر آئی ہے کہ ہمارے محب صادق مخلص واثق یعنی عالم اجل فاضل باجل علامہؔ زمان فہامہؔ دوران مولانا مولوی محمد الدین صاحب ایم ۔ او ۔ ایل پروفیسر دوم فارسی اورینٹل کالج لاہور بعارضہؔ بخار و کھانسی ۲۶ نومبر ۱۸۹۸ء کو ۱۲ بجے دن کے داعی اجل کو لبیک کہہ کر رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اناللہ و انا الیہ راجعون ۔ چونکہ مرحوم موصوف بتیس سال سے جانی دوست تھے ، اس لیے اس سانحہؔ ہوش ربا سے جو صدمہ ہمارے دل پر گذرا ہے ، قلم اس کے بیان سے تھرتھراتا ہے ۔ آپ نے سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں ہی جملہ علوم نقلیہ و عقلیہ اور رسمیہ و عرضیہ کی تحصیل سے فراغت حاصل کرکے وعظ و تدریس کا شغل اختیار کیا تھا اور جب یونیورسٹی پنجاب قائم ہوئی تو بجز انگریزی کے عربی و فارسی میں اس کے تمام امتحانات پاس کرکے اخیر کو اعلیٰ خطاب ایم ۔ او ۔ ایل یعنی مالک علوم الشرقیہ کی ڈگری حاصل کی اور پنجاب یونیورسٹی کے ہی اورینٹل کالج میں فارسی کے مدرس مقرر ہوئے ۔ جس کو اخیر دم تک بڑی خوش اسلوبی اور نیک نامی کے ساتھ انجام دیا اور اپنی عمر میں مندرجہ ذیل کتب و رسائل تصنیف فرما کر اپنی یادگار میں چھوڑے :

۱- روضۃ الابرار ۔
۲- روضۃ الادباء ۔
۳- تبیان الصنایع ۔
۴- تفسیر فتح العظیم ۔
۵- تاریخ ایام الجاہلیۃ ۔
۶- قلائد الذہب فی فوائد الادب (بزبان عربی) ۔
۷- مختصر السیر فی احوال خیر البشر المعروف بہ بستان محمدی ۔
۸- حل اللغات الف لیلہ عربی (بزبان فارسی) ۔
۹- شرع محمدی متعلق مسائل میرات و معاملات ۔
۱۰- رسالہ علم منطق ۔
۱۱- تعلیقات مقامات بدیعی ۔

آپ باوجود اس علم و فضل اور عزت اور ثروت کے بڑے ہی خلیق اور سادہ مزاج تھے ۔ اگرچہ ہر ایک ذی روح کو یہی شاہراہ درپیش ہے مگر زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ بجز ایک لڑکی کے اور کوئی اپنی اولاد نرینہ نہیں چھوڑ گئے ، جس سے فرزند کی حسرت ان کے دل ہی میں رہی ۔

۲۵ مارچ ۱۹۰۱ء

افسوس لکھنؤ کے مشہور و معروف مرثیہ گو میر خورشید علی صاحب نفیس جو میر انیس مرحوم کے صاحبزادے تھے ، ۸ مارچ کو انتقال فرما گئے ۔ اناللہ و انا الیہ راجعون ۔ آپ کا سن ۸۲ سال کے قریب ہوگا ۔

۱۲ اگست ۱۹۰۱ء

سخت افسوس ہے کہ جناب خواجہ شاہ غلام فرید صاحب حاجی الحرمین الشریفین سجادہ نشین چاچڑاں شریف نے ۷ ربیع الثانی کو بروز چار شنبہ اس دار ناپائدار سے سفر آخرت کیا ۔ اناللہ و انا الیہ راجعون ۔ حضرت ممدوح شاہ سلیمان صاحب کے خلیفہ اعظم تھے ۔ نواب صاحب مرحوم بہاولپور آپ سے بیعت تھے ۔

۱۲ اگست ۱۹۰۱ء

سیالکوٹ کے مشہور وقائع نگار و رئیس رائے دیوان چند افسوس اس جہاں سے چل دئیے ۔

۲۳ ستمبر ۱۹۰۱ء

افسوس کہ خواجہ اللہ بخش خاں صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف کا ، جو مشہور بزرگ تھے' انتقال ہو گیا ہے ۔

۲۸ اکتوبر ۱۹۰۱ء

افسوس صد افسوس ، ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۱ء یوم جمعہ وقت ظہر ، اخویم ، فاضل اجل ، عالم بے بدل ، شمس الھند ، جناب ابوالفیض مولوی محمد حسن صاحب فیضی نے بیماری سل سے چار ماہ بیمار رہنے کے بعد اپنے دیہہ مسکن میں انتقال فرمایا ۔ مرحوم و مغفور کے علم و فضل اور اس کے اوصاف جمیلہ سے پنجاب و ہندوستان کے علماء و امراء اکثر آگاہ ہوں گے ۔ ۔ ۔ عربی علم و ادب کے استاد مانے جاتے تھے ۔ ۔ بہت سی تصانیف کے مصنف تھے ۔ فرائض فیضیہ عربی نظم میں اور روض الربی اردو نثر میں آپ کی دو بے نظیر کتابیں مقبول عام ہو چکی ہیں ۔ پہلے کچھ عرصہ آپ خان مکھڈ کے اتالیق رہے ۔ پھر اسلامیہ سکول راولپنڈی کے ہیڈ مولوی رہے اور بعد میں ازاں انجمن نعمانیہ لاہور کی سفارت میں کچھ عرصہ اسلام کی خدمت کرتے رہے اور پھر دارالعلوم نعمانیہ کے معلم الادب ۔ ۔ ۔ مقرر ہو کر درس تدریس فرماتے رہے ۔ ۔ ۔ آپ عین عالم شباب میں بعمر ۳۵ سال دنیاے ناپائیدار سے مرخص ہوگئے ۔ ۔ ۔ مرحوم تین لڑکے اور ایک لڑکی ، دو بیویاں ۔ ۔ ۔ چھوڑ گیا ۔

محمد کرم الدین ۔ بھین

۲۳ دسمبر ۱۹۰۱ء

وفات حسرت آیات

افسوس ۵ دسمبر کو جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مفتی، امام، واعظ جامع مسجد لدھیانہ اس دار فانی سے ملک جاودانی میں تشریف لے گئے۔ آپ عالم بے ریا اور خاندان نقشبندیہ کے مقتدی، صاحب تاثیر تھے۔ جنازے کے ساتھ اس قدر ہجوم تھا کہ اکثروں کو کندھا لگانا تو درکنار ہاتھ لگانا بھی نصیب نہیں ہوا۔ عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی قریباً ڈیڑھ ہزار سے زائد آدمی جنازے میں شریک تھے۔ مدرسہ حقانی لدھیانہ کے طلبہ و مدرسین اور نیز اسلامیہ سکول کے طلبہ و مدرسین و دیگر مدارس میونسپل وغیرہ کے ملازم شامل جنازہ تھے۔ اس پر بھی صدہا آدمی جنازے سے محروم رہے۔ بعض نے اصرار کیا کہ ہم دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں گے، مگر مولانا صاحب کے بڑے بھائی مولوی محمد صاحب نے اجازت نہ دی۔

۲ جنوری ۱۹۰۵ء

۱۹۰۴ء کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر ہے۔

کاشمیر کے شیخ الاسلام اور قاضی القضاۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب، عالم باعمل، درویش کامل مولوی احمد حسن صاحب صابری کانپوری، مولوی فاضل قاضی ظفر الدین پروفیسر عربی اوریئنٹل کالج لاہور، سید مرتضیٰ صاحب قادری ایڈیٹر اخبار جریدہ روزگار مدراس، منشی نجم الدین صاحب ایڈیٹر اخبار الگزنڈر گزٹ وزیر آباد فوت ہوئے۔

۱۶ جنوری ۱۹۰۵ء

افسوس ۲ شوال کو مقرب یزدانی عارف ربانی میاں شیر محمد صاحب نامی جو حضرت صاحب مرحوم ساکن للہ شریف ضلع جہلم کے خلیفہ اعظم تھے، جناب صاحبزادہ محمد عبدالرسول صاحب کے ہمراہ سفر میں تھے کہ موضع چاوہ کے پاس مادہ خر پر سواری کی حالت میں وصال پا گئے۔ اناللہ و انا الیہ۔

قطعہ تاریخ۔

۲۲ مئی ۱۹۰۵ء

ہمیں اس خبر وحشت اثر سے سخت رنج پہنچا ہے کہ جناب مولوی فتح محمد صاحب ساکن جنڈی شریف ضلع گورداسپور ۵ مئی کو فوت ہوگئے۔۔۔ مولانا مرحوم ایک ولی کامل اور عارف اکمل تھے۔ آپ کی ذات بابرکات سے نہ صرف ضلع

گورداسپور کے رہنے والے ہی فیضیاب تھے ، بلکہ دور دور اضلاع سے لوگ آپ کے پاس آ کر فیض حاصل کرتے تھے اور آپ کی دعوات اور برکات سے مستفید ہوتے تھے - ہم نے خود آپ سے نیاز حاصل کیا - - - آپ کا وطن اصل ہندوستان تھا اور آپ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد اس گمنام مقام جنڈی میں تشریف لائے تھے اور یہاں کے ایک بڑے فاضل مولوی صاحب کے درس میں داخل ہوئے تھے - مولوی صاحب کو یہاں تک محبت ہوگئی کہ فوت ہونے کے وقت آپ کو جانشین اور اپنے خاندان کا سرپرست کر گئے تھے - - - کسی شخص کو بیعت ہرگز نہ کرتے - - - اس زمانہ قحط الرجال میں آپ کا وجود ذی جود مغتنمات سے تھا اور آپ کی وفات سے اہل اسلام کو سخت صدمہ پہنچا ہے کہ ان میں سے ایک ایسا عالم ربانی رخصت ہوگیا ، جس کی نظیر ملنی محال ہے - - -

۵ جون ۱۹۰۵ء

افسوس پنجاب کے مشہور اخبار نویس اور شاعر مرزا موحد صاحب ایڈیٹر اخبار وزیر ہند سیالکوٹ بمقام جموں رہگرائے عالم جاودانی ہوئے - آپ کی تاریخ وفات

۱۳۲۳ھ

میرزا موحد خلد آشیانی ہے -

۷ اگست ۱۹۰۵ء

افسوس مولوی عبدالباری صاحب رئیس پٹنہ و مالک اخبار دارالسلطنت و اردو گائیڈ کلکتہ کا انتقال ہوگیا -

۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء

افسوس ماسٹر غلام محی الدین صاحب مالک اخبار سول ملٹری نیوز - ٦ اکتوبر کو رہگرائے عالم جاودانی ہوگئے - (ہمعصر موصوف کی وفات کی خبر سخت رنج دہ ہے - آپ ایک معزز اور نیک نام اخبار نویس تھے اور میونسپلٹی کے وائس پریذیڈنٹ اور آنریری میجسٹریٹ بھی تھے - آپ کا اخبار ایک وقیع اور گرامی قدر سمجھا جاتا تھا - خدا مغفرت کرے - ایڈیٹر)

۲۳ مارچ ۱۹۰۹ء

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ جناب مولانا مولوی سید محمود شاہ صاحب مشہور واعظ ضلع ہزارہ ۱۹ صفر ۱۳۲۷ھ یوم جمعہ کو رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اور تمام پنجاب ، ہند و سندھ کا چراغ گل ہوگیا -

۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء

سرحد کا مشہور و معروف اور مقتدر ملا گل فوت ہوگیا - اس کا بیٹا خیر الدین اس کا جانشین ہوگا -

(باقی)